## سوال

(198) کافر کی موت پر اظہارِ افسوس کا حکم؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

راجیو گاندھی کے قتل کی خبر سن کر ایک تعلیم یافتہ شخص کے منہ سے بے ساختہ ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن'' نکلا۔ خبر سنانے والے نے اعتراض کیا کسی غیر مسلم کی موت پر یہ قرآنی جملہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ محلے کے خطیب سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن میری تسلی نہیں ہوئی۔ کیوں کہ قرآن پاک میں جہاں یہ جملہ آیا ہے۔ اس کے سیاق و سباق میں صابروں، اورہدایت یافتہ لوگوں کا ذکر ہے۔ ظاہر ہے کہ صبر اور ہدایت یافتگی ایک مسلم ہی کا شعار ہو سکتا ہے۔ بہرحال آپ جواب دیتے وقت صرف منطقی اور قرآنی دلائل ہی نہ دیں بلکہ یہ بھی فرمائیں کہ ہمارے ہادئ برحقؐ اور دیگر اسلاف گرامی کی اس سلسلے میں کیا روش تھی؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک کافر، مشرک کی موت پر ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن''، یا افسوس کا اظہار نہیں ہونا چاہیے تھا۔ سبقت لسانی سے خطا ہوگئی ہے۔ تو استغفراللہ پڑھنا چاہیے۔ محلہ کے خطیب صاحب سے سہو ہوا ہے۔ قرآن مجید نے فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے تناظر میں بیان فرمایا ہے:

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ۲۹ ... سورة الدخان

''پھر ان پر نہ تو آسمان اور زمین کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت ہی دی گئی۔''

پھر مومن کے لیے لائق ہے کہ کافر کی موت پر افسوس کا اظہار کرے۔ ہرگز نہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا:

'قَالَ أَبُو لَهَبٍ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ اليَوْمِ فَنَزَلَتْ: تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ

''یعنی ابولہب نے اس پر اللہ کی لعنت ہو، نبیﷺ کو کہا تھا: تَبًّا لَكَ سَائِرَ اليَوْمِ''

اس سے معلوم ہوا کافر کے فقدان پر افسوس کی بجائے اظہار ناراضی ہونا چاہیے۔

دوسری روایت میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبیﷺ سے عرض کی آپ کا گمراہ چچا ابوطالب مر گیا۔ فرمایا جا اسے دفن کردے۔ کوئی نیا کام مت کرنا۔ حتیٰ کہ تو

میرے پاس آئے۔ پس میں گیا۔ اس کو دفن کرکے واپس آیا تو آپ ﷺ نے مجھے غسل کا حکم دیا اور میرے لیے دعا کی ۔ (سنن ابی داؤد،بَابُ الرَّجُلِ یَمُوتُ لَہٗ قَرَابَۃٌ مُشرِکٌ،رقم:۳۲۱۴)

اگر کافر کی موت پر اظہارِ افسوس روا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ خواہ ادنیٰ سے ادنیٰ الفاظ میں کرتے۔ یہاں ضرور کرتے کیونکہ ابوطالب نے دنیاوی زندگی میں رسول اللہ ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا۔ ابوطالب ہی نے رسول اللہ ﷺ کو کہا تھا۔

فاصدع بامرک ماعلیک عضاضۃ حتی اُوسّد فی التراب دفینا

یعنی جب تک قبر کی مٹی میرا تکیہ نہیں بن جاتی لوگوں تک اپنا پیغام دل کھول کر پہنچا دیجیے۔ ''

اس وقت کلمہ خیر کے نطق سے رسول اللہ ﷺ کی مکمل خاموشی عدمِ جواز کی دلیل ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

## جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:215

## محدث فتویٰ